بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

011:احسان جتلانا۔

آج کے خطبے کا موضوع جیسا کہ آپ ساتھیوں نے سماعت فرمایا ہے ایک ایسی بُری عادت اور بداخلاقی کے متعلق ہے جسے صرف لوگ ہی نہیں ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ بھی بہت ہی زیادہ نفرت کرتے ہیں اور وہ ہے "اَلْمَنّ" احسان جتانا۔

مسند احمد میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بے حد زیادہ پسند کرتے ہیں اور تین ایسے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بے حد نفرت کرتے ہیں۔ پہلے تین جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ ہیں:

1۔ایسا شخص جو دشمن کے سامنے کھڑا ہو جائے اور دین کی سربلندی کے لیے اپنی گردن کٹوادے۔

2۔دوسرا شخص ایسے لوگوں کے ساتھ سفر پر جاتا ہے کہ سفر لمبا ہے اور اس کے ساتھی لاپرواہ ہے وہ شخص جب آرام اور سکون کے لیے تھوڑی دیر کے لیے اپنی سواری سے اترتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے اور مصروف ہو جاتا ہے۔

3۔ تیسرا شخص جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ شخص ہے جس کا پڑوسی بہت ہی زیادہ بداخلاق انسان ہے اور اسے مشقتوں اور مصیبتوں میں طرح طرح کے عذاب دیتا رہتا ہے تو وہ اس کی ان بداخلاقیوں پر صبر کرتے ہوئے اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ اسے موت نہیں آجاتی۔

اور تین لوگ جن سے اللہ تعالیٰ بے حد نفرت کرتا ہے وہ ہیں:

1۔ایسا تاجر جو بہت ہی زیادہ قسم کھانے والا ہو۔

2۔ایسا فقیر جو متکبر ہو تکبر کرنے والا ہو۔

3۔ایسا بخیل جو کسی پر احسان کر کے احسان جتاتا ہے۔

اس حدیث میں شاہد ہے آخری شخص ہے جو حقیقت میں بخیل ہے کنجوس ہے کچھ دیتے ہوئے اس کے صرف ہاتھ نہیں کانپتے بلکہ اس کا دل بھی کانپتا ہے لیکن اگر کسی کو کچھ دے دیا یا کسی پر احسان کر دیا تو جب بھی وہ شخص اس کے سامنے آتا ہے جس پر اس نے احسان کیا ہے اس کو یاد دلاتا ہے کہ فلان دن میں نے تمہارے لیے فلان کام کیا کیا تجھے یاد نہیں ہے، اسے کہتے ہیں احسان جتانا

اور یہ اللہ تعالیٰ کو بے حد ناپسند انسان ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے بے حد نفرت کرتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اَلْمَنَّانُ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے،اَلْمَنَّانُ بہت ہی زیادہ احسان کرنے والا یا بے حد احسان کرنے والا اپنے بندوں پر اور ''مَنٌّ'' اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے جو صفات فعلیہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ﴾(آل عمران:164)

(اللہ تعالیٰ کا احسان ہے مومنوں پر کہ ان ہی میں سے ان کی طرف رسول بھیجا)

کتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا اور رسول بھی ایسا چنا ان ہی میں سے جو سب سے افضل اور بہترین انسان ہے علی الاطلاق اور رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔کتنا بڑا احسان ہے یہ اللہ تعالیٰ کا اس دنیا پر صرف مسلمان پر نہیں کہ اپنے پیاروں میں سے لوگوں کو چنا اور پھر ان کو اپنے بندوں کی طرف بھیجا صراط مستقیم دکھانے کے لیے اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنے کے لیے۔لوگوں نے ان کے ساتھ طرح طرح کے مختلف قسم کے راستے اپنائے اور ان کے خلاف سازشیں کیں ان کو تکلیفیں پہنچائیں بلکہ بعض ایسے لوگ بھی اس دنیا میں آئے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ان پیارے بندوں کو قتل بھی کیا جو لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت کا راستہ دکھانے کے لیے آئے تھے لوگوں کے لیے ایسا آسان راستہ ایسا راستہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کو عطا فرمایا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی عظیم جنتوں کی طرف لے جاتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔لیکن ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ بعض ایسے انبیاء علیہم السلام بھی گزرے ہیں جن کو قتل کر دیا گیا۔زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ یہ رسالت ہے اور یہ میرا پیغام ہے یہ لوگوں تک جا کر پہنچاؤ اور عبادت کا بھی حکم دیا کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلی وحی:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾(العلق:1)(پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے تمہیں پیدا کیا یا جس نے پیدا کیا)۔دوسری وحی تھی﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾(المزمل:1)اور تیسری وحی تھی﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾(المدثر:1)۔تو نبوت ملی﴿اِقْرَاْ﴾سے اور رسالت ملی﴿قُمْ فَاَنْذِرْ﴾(المدثر:2)۔یہ پیغام ہے لوگوں کو آگاہ کرو توحید کی دعوت دو اور شرک سے منع کرو۔اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ بھی فرمایا﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾(المدثر:6) کہ اپنی ان زیادہ عبادات کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی ہیں یہ سارے انعامات جو ہم نے آپ پر نازل کیے ہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کسی پر احسان نہ جتانا۔کیوں کہ بعض اوقات انسان یہ دیکھتا ہے کہ میری پوزیشن اتنی بلند ہے میرا رتبہ اتنا بڑا ہے میں سارے اچھے کام کرتا ہوں صبح سے لے شام تک خدمت خلق میں ہی زندگی گزارتا ہوں تو میرے جیسا کوئی نہیں ہے۔ہمارا ایمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایسا سوچا ہی نہیں

لیکن اللہ تعالیٰ جب پیارے پیغمبر ﷺ کے متعلق یوں فرماتے ہیں تو ان کے بعد میں آنے والے من باب اولی کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ ان کو کبھی گمان بھی ہو کہ وہ کسی پر احسان جتائیں ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان انسان کے خون میں دوڑتا ہے انسان کے تھوڑے سے عمل کو بڑا کر کے دکھاتا ہے کہ ارے تم نے تو اتنا کر دیا تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا اور تمہارا ساتھی ہے اس نے کبھی اللہ کو یاد ہی نہیں کیا مشکل سے چار نمازیں پڑھتا ہے تین نمازیں پڑھتا ہے اور تم تو پانچ وقت نماز پہلی صف میں پڑھتے ہو تو انسان کو تھوڑا سا غرور محسوس ہوتا ہے کہ واقعی میرے جیسا کوئی نہیں ہے اور شیطان کے اس جال میں پھنس جاتا ہے۔ دیکھیں شیطان سے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری صرف ایک گزارش ہے بس ایک عرض ہے میری، ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے ایک ہی چیز مانگی ہے بس کہ مجھے تا قیامت زندگی دے اور میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس بندے کی وجہ سے تو نے مجھے جنت سے نکالا ہے میں اسی بندے کو جنت سے محروم کر دوں گا اور شیطان اپنے کام پر لگا ہے وہ صرف کوششیں ہی نہیں کر رہا یہ اس نے صرف دعویٰ نہیں کیا تھا آپ جانتے ہیں کہ شیطان اس بندے کو اس انسان کو جہنم میں دھکیلنے کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ شیطان کا تعلق ہوتا ہے کاہنوں اور جادو گروں کے ساتھ اب کاہن جو کل کی خبر بتاتا ہے آپ لوگوں کو کہاں سے علم آیا وہ کوئی علم غیب تو نہیں جانتا تو وہ شیطانوں کے ذریعے سے جان لیتا ہے۔ کیسے جانتا ہے؟ شیطان جاتا ہے ایک دوسرے پر کھڑے ہو کر جیسا ایک روایت میں آیا ہے اور آسمان تک پہنچ جاتے ہیں فرشتوں کی باتیں سنتے ہیں اور نیچے والے شیطان کو بتا دیتے ہیں وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے اور جادو گر تک بات پہنچ جاتی ہے تو آگ کا گولہ اسے ضرور لگے گا جو سب سے اوپر ہے وہ آگ کے گولے سے ضرور مرے گا اگر اس نے بات پہلے پہنچا دی نیچے والے کو تو جادو گر تک بات پہنچ گئی اگر آگ کا گولہ اسے پہلے لگ گیا تو وہ بات نہ پہنچا سکا۔ جو اوپر والا شیطان بیٹھا ہے جس نے مرنا ہے آگ کے گولے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ اپنی جان دینے کے لیے کیوں تیار ہے جانتے ہیں آپ لوگ یعنی مفاد کیا ہے اس کا؟ جادو گر نے خبر دینی ہے لوگوں کو اس نے پیسے کمانے ہیں یا جو کچھ بھی کرنا ہے یا شہرت حاصل کرنی ہے وہ اوپر کیوں مر رہا ہے وہاں پر آگ کے گولے سے؟ کیوں کہ جادو گر کافر ہے اور جو جادو گر کی تصدیق کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی جادو گر یا کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے "فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ" اس نے کفر کیا۔ اس سے بڑا کیا گناہ ہو گا کہ کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو رہا ہے تو شیطان کو اور کیا چاہیے۔ ایک شیطان کی جان جا رہی ہے اور سینکڑوں لوگ کفر کی طرف جا رہے ہیں تو یہ آسان راستہ ہے شیطان کے لیے یہ حربے شیطان آسانی سے اپناتا ہے۔ بہر حال، تو شیطان انسان کو اپنے جال میں پھنسا کر کہتا

ہے کہ تیرے جیسا کوئی بھی نہیں ہے تو سب سے اچھا ہے اور بعض لوگ اس جال میں پھنس کر مغرور ہو جاتے ہیں اور واقعی وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جیسا کوئی نہیں ہے لیکن بات ایسی نہیں ہے۔ انسان شاید یہ بھول جاتا ہے کہ تمہیں انسان کس نے بنایا ؟ تمہیں صحت کس نے دی ؟ تمہیں توفیق کس نے دی ؟ تمہیں احسان کرنے کے لائق کس نے بنایا؟ اگر تمہارے پاس مال و دولت ہے تو وہ تمہیں کس نے عطا فرمایا؟ تمہارے پاس اچھی شکل وصورت ہے تو وہ کس نے تمہیں عطا فرمائی؟ اگر تم آج دینے والے ہو تو یہ دینا کہاں سے آیا؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری محنت ہے ہم نے کیا ہے، میں ہوں ناں میری عقل ہے میں نے کیا ہے۔ جس نے بھی یہ کہا'' میں ''تو وہ ہلاک ہوا کیوں کہ انا ہلاکت ہے۔ جب ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں تو تین ایسے لوگ دیکھتے ہیں جنہوں نے کہا'' میں ''اور تینوں ہی بدترین طریقے سے ہلاک ہوئے۔

نمرود نے کہا﴿اَنَا اُحۡیٖ وَاُمِیۡتُ﴾(البقرۃ:258)۔ نمرود نے کیا کہا؟ (میں زندگی بھی دیتا ہوں اور موت بھی دیتا ہوں)۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بادشاہت عطا فرمائی زمین کا ایک ٹکڑا اس کے لیے مسخر کر دیا اور وہ یہ سمجھ بیٹھا کہ میں ربّ ہوں میں زندہ بھی کرتا ہوں اور موت بھی دیتا ہوں۔

فرعون نے کہا﴿اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی﴾(النازعات :24)(میں تمہارا صرف ربّ نہیں سب سے بڑا ربّ ہوں)۔

قارون نے کیا کہا ؟﴿اُوۡتِیۡتُہٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ﴾ (القصص:78) (یہ مال و دولت میرے جو خزانے ہیں اس علم کی بنیاد پر جو میرے پاس ہے)۔ اور خزانے اتنے تھے قارون کے یہ جو چابیاں تھیں وہ اتنی زیادہ اور اتنی بھاری تھیں کہ اونٹ اٹھاتے تھے وہ خود نہیں اٹھا سکتا تھا۔

ان تینوں کا کیا حشر ہوا؟ نمرود کو ایک مچھر نے ہلاک کیا، ایک چھوٹا سا مچھر اللہ تعالیٰ کی گندی مخلوق جس سے بیماریاں پھیلتی ہیں اگر آپ کے قریب آئے تو آپ اسے قتل کرنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑتے ہیں تو اس گندی چھوٹی سی مخلوق نے اسے قتل کیا، یہ اللہ تعالیٰ کی فوجوں میں سے ایک فوج ہے اور دو یا تین نے نہیں بلکہ صرف ایک نے۔ فرعون کو اسی دریا نے ہلاک کیا جس کے متعلق کہتا تھا کہ کہ دیکھو میرے محل کے نیچے دریا چلتے ہیں میں ان کا مالک ہوں۔ اور قارون جس زمین پر تکبر کے ساتھ چلتا تھا اسی زمین میں وہ دھنس گیا۔ تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی آپ کو عطا فرمایا ہے وہ آپ کے لیے امتحان ہے۔ میں اپنی بات کرتا ہوں کہ ہم اس قابل کبھی نہ تھے اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو آج ہماری یہ سانس نہ چل رہی ہوتی اس لیے جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آپ اگر کسی کی مدد کرتے ہیں تو یہ ہرگز نہ سوچیں کہ آپ نے کسی کی مدد کی ہے ،آپ ہی کرنے والے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے اور آپ نے اپنے مسلمان بھائی کے

لیے کوئی اچھا کام کیا ہے کوئی مدد کی ہے اس کی کیوں کہ اگر آپ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کے بہت سارے بندے ہیں جو کرنے والے ہیں۔ کسی کا کام کسی ایک شخص کی وجہ سے نہ رکتا ہے اور نہ چلتا ہے یاد رکھیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کا آپ کے اوپر احسان ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجے بلند فرمانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کے لیے ایک جگہ چن چکا ہے کہ یہ جگہ میرے فلان بندے کے لیے ہے اور یہ فلان بندہ اپنے اعمال سے اس جگہ تک نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ دو طریقوں سے اپنے اس موحد بندے کو وہاں پر پہنچا دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے:

1۔اللہ تعالیٰ اسے توفیق دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے لیے کوئی کام کرے کوئی مدد کرے لوگوں کی، وہ مدد کرتا جائے گا توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی جائے گی اور اس کے درجے بلند ہوتے جائیں گے۔

2۔اگر تب بھی نہ پہنچ سکا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی نہ کسی مصیبت میں دنیا میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کبھی بیماری ہے، کبھی کوئی تکلیف ہے، کبھی کوئی پیارا بچھڑ گیا، کبھی مال میں کوئی کمی ہو گئی تجارت میں گھاٹا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کرتا ہے وہ صبر کرتا جاتا ہے ان تکلیفوں پر اور اس کے درجے بلند ہوتے جاتے ہیں اور اس کی روح تب نکلتی ہے جب وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔

جو کچھ آج آپ کے پاس ہے آپ نے صرف محنت کرنی ہے باقی سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ تین ایسے لوگ ہیں جو جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے:

1۔"الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ"(والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا)

2۔"الْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ"(وہ شرابی جو شراب کے بغیر رہ نہیں سکتا)

3۔"الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى"(جو دیتے وقت احسان جتاتا ہے لوگوں پر)

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہو گا یعنی وہ کافروں کی طرح ہمیشہ جہنمی ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے علماء فرماتے ہیں کہ وہ بہت ہی لمبے عرصے تک جہنم میں عذاب اور تکلیفیں برداشت کرتا رہے گا بہت ہی لمبے عرصے تک۔ جیسا کہ ﴿ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴾(النساء:169) کا لفظ آیا ہے قرآن مجید میں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے کیوں کہ صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ بعض ایسے لوگ بھی اللہ تعالیٰ جہنم سے نکالے گا اپنے رحم و کرم سے "فیقبض قبضة الله" جہنم میں اللہ تعالیٰ اپنی مٹھی ماریں گے اور ایسے لوگ نکالیں گے جہنم سے جن کا نام "الْجَهَنَّمِيُّونَ" رکھ دیا جائے گا بعد میں اور ان کو نہر حیاۃ زندگی کے دریا میں ڈال دے گا پھر وہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کر دے گا۔ یہ وہ بدترین لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی اچھا کام کیا نہیں، صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا لیکن

موحد تھے کبھی شرک نہیں کیا کبھی کفر نہیں کیا کیوں کہ جنت حرام ہے مشرک اور کافر پر ان کے علاوہ جو موحدین ہیں جو مومن ہیں جو کبیرہ گناہ کرتے رہتے ہیں اور اسی پر ان کی موت آ جاتی ہے اگر تھوڑے گناہ ہیں تو وہ شفاعت سے بھی ختم ہو سکتے ہیں یا قیامت کی ہولناکیوں سے بھی ختم ہو سکتے ہیں اگر تھوڑے ہیں اور اگر بہت ہی زیادہ ہیں تو پھر آخر میں وہ جنت میں ضرور جائیں گے لیکن اس طریقے سے اور ان کا نام ہو گا" الْجَهَنَّمِيُّونَ "یعنی جنت میں سب سے آخر میں آنے والے یہ لوگ ہیں۔

احسان جتلانے کے بارے میں ایک چیز سمجھ لیں کہ اس کی تین قسمیں ہیں:

1۔ پہلی قسم یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو کچھ دیتے ہیں، کسی کے لیے کسی کے کام آتے ہیں، کسی کی کوئی مدد کرتے ہیں اور آپ کو خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آپ نے کسی کی مدد کی ہے اور یہ خوشی آپ کو دل میں محسوس ہوتی ہے تو یہ احسان جتانا نہیں ہے یا درکھیں بلکہ یہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے یہ اچھی بات ہے۔

2۔ دوسری قسم یہ ہے کہ آپ کسی کی مدد کرنے کے بعد آپ کے دل کے اندر غرور پیدا ہوتا ہے کہ دیکھیں میں نے کیا ہے۔ آپ زبان سے نہیں کہتے لیکن دل میں آپ کی کیفیت ایسی ہوتی ہے آپ کا سینہ تھوڑا چوڑا ہو جاتا ہے تھوڑی گردن اکڑ جاتی ہے کہ میں نے کچھ کیا ہے کسی کے لیے تو یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے، یہ بھی احسان میں آتا ہے لیکن اس کا درجہ کم ہے۔

3۔ اس سے بُری بات جو تیسری قسم ہے وہ ہے کسی کی مدد کرنے کے بعد زبان سے احسان جتائے کوئی شخص تو یہ اللہ تعالیٰ کو بالکل پسند نہیں ہے اور یہ بدترین درجہ ہے اور اسی کے متعلق یہ ساری روایات آئی ہیں۔

یاد رکھیں کہ احسان جتانے سے آپ کا یہ نیک عمل باطل ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾(البقرة:264)

(اے ایمان والو! اپنے صدقات اور خیرات کو باطل نہ کرو احسان جتانے سے اور تکلیف پہنچانے سے)

آپ جانتے ہیں جب آپ کسی پر کوئی احسان کرتے ہیں اور پھر آپ اسے صرف سناتے ہیں۔ مجلس میں بیٹھے ہیں اگرچہ اس کا نام نہیں لیتے کہ کوئی شخص تھا فلان شخص تھا وہ بے چارہ کافی پریشان تھا میں نے اس کو کچھ دیا ہے یا میں نے اس کی مدد کی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس بے چارے کے دل میں کیا گزر رہا ہوتا ہے؟ کبھی اپنے آپ کو اس کی جگہ پر رکھ کر دیکھیں پھر دیکھیں آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ (تم میں کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے)۔ ہمیشہ اپنے آپ کو اس شخص کی جگہ پر رکھ کر بات کیا کرو پھر پتہ چلتا ہے کہ آپ کے منہ سے کون سی بات نکلنی چاہیے اور کون سی نہیں نکلنی چاہیے۔

جتنی اذیت جتنی تکلیف اس شخص کو پہنچتی ہے جس پر تم احسان کر رہے ہو یا احسان جتا رہے ہو وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اُس کی کیا کیفیت ہے!

اس لیے میرے بھائیو! اپنے نیک اور صالح اعمال ضائع نہ کرو اللہ تعالیٰ کی نفرت کا سبب نہ بنو۔ نافرمانیاں مختلف قسم کی ہیں بعض ایسی نافرمانیاں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بے حد ناپسند ہیں بے حد اللہ تعالیٰ اُن سے نفرت کرتا ہے۔ شرک اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا اور اس کی تو ہم بات ہی نہیں کر رہے اُس کے علاوہ بعض ایسے گناہ ہیں لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹے ہوتے ہیں یا لاپرواہی کی وجہ سے لوگوں کا دھیان ہی نہیں ہوتا لوگوں کا اُن کی طرف لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بھاری ہوتے ہیں اور ان کی سزا بھی بہت بھاری ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں علم نافع، عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾﴾

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (011:احسان جتلانا) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio